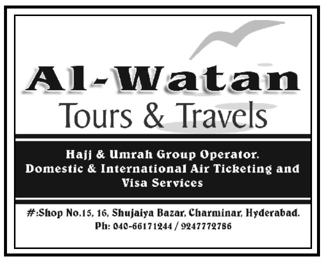

شجاعیہ ٹائمز

انگریزی ہفت روزہ

Urdu Edition/اردوایڈیشن

28 جولائی 2025ء ☆ تعدادِ صفحات:4 ☆ قیمت:-/10 روپے

ممبئی ٹرین بم دھماکہ۔ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں

وزیراعظم نریندرمودی کے گیارہ سالہ تاریک دوراقتدار کی سنہری لکیرممبئی ٹرین دھماکیلئے گیارہ بے گناہ قیدیوں کے باعزت رہائی ہے۔مودی کے زمانے کومحض اس لیےنہیں یادکیا جائے گا کہ بلقیس بانو کے ساتھ ظلم کرنے والوں پررحم کھاکررہاکردیا گیا بلکہ عدالتِ عظمیٰ کے ذریعہ ان لوگوں کا رسوا ہوکر جیل لوٹنا بھی یادگار رہوگا۔ سابق رکن پارلیمان سادھوی پرگیہ ٹھاکر کی خاطر خود وزارتِ داخلہ کے تحت کام کرنے والی این آئی اے کا سخت سے سخت سزا یعنی پھانسی کا مطالبہ مودی یُگ کا وہ معجزہ ہے جس کا تصور محال تھا۔اس فیصلے نے وزیراعلیٰ دیویندر فڈنویس کو بے چین کردیا ہے۔مہاراشٹر کی صوبائی حکومت عدالتِ عالیہ کے خلاف سپریم کورٹ میں جارہی ہےلیکن وہاں فیصلہ جوبھی ہو پرگیہ کے لیے پھانسی مطالبہ اورٹرین دھماکے میں گرفتار بے گناہ قیدیوں کی رہائی چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے کہ ہرمسلمان دہشت گردنہیں اور نہ تمام ہندوبھی دیش بھگت ہیں۔ممبئی ٹرین دھماکہ معاملہ میں دیر سے سہی مگرانصاف تو ملا۔

11 جولائی ?2006 کوممبئی کی لوکل گاڑیوں میں ے سلسلہ وار بم دھماکے ہوئے تھےجن میں 180 سےزائدافراد کی موت اورتقریباً ?800لوگ زخمی ہوگئے۔وزیراعظم منموہن سنگھ نےممبئی آکرسوگواروں کےآنسو پونچھےاورجرم کا ارتکاب کرنے والوں کوکیفرِ کردارتک پہنچانے کا وعدہ کیا تھا۔آگے چل کر انتظامیہ نے ?13 مسلم نوجوانوں پردھماکہ کرنے کا الزام لگاکرگرفتارکرلیا۔ان میں سےکمال انصاری توفیصلے سےقبل دارِفانی سےکوچ کرگئے۔ان کےعلاوہ محمد فیصل عطاء الرحمٰن شیخ‘ احتشام قطب الدین صدیقی‘ نوید حسین خان، آصف خان،تنویراحمد محمد ابراہیم انصاری‘ کوسیشن کورٹ نے 2015 میں پھانسی کی سزا سنادی نیز باقی ے? محمد ماجد محمد شفیع‘ شیخ محمد علی عالم شیخ‘ محمد ساجد مرغوب انصاری‘ مزمل عطاء الرحمٰن شیخ‘ سہیل محمود شیخ،ضمیراحمد لطیف الرحمٰن شیخ کوعمرقید کی سزا سنائی گئی نیز وحید شیخ کو بری کردیا گیا۔ مذکورہ بالا فیصلے کوعدالتِ عالیہ میں چیلنج کیا تو اگلےنو سالوں تک سماعت ہی نہیں ہوئی اور بالآخر 19 برس بعد بمبئی ہائی کورٹ نےتمام 12 ملزمین کو بری کردیا کیونکہ استغاثہ کیس کوثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا۔

جسٹس انیل کلوراورجسٹس شیام چنڈک کی خصوصی بنچ نے بہت تفصیل وانہماک کے ساتھ یہ فیصلہ لکھا جس کا لب لباب یہ ہے کہ استغاثہ یہ تک نہیں ثابت کرسکا کہ آخرکس قسم کے بم استعمال کئے گئے تھے۔اس کے ذریعہ جو شواہد پیش کیے گئےان کی بنیاد پرملزمین کوخاطی نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ گواہوں کے بیانات اورملزمین سے مبینہ برآمدگی ہائی کورٹ کومطمئن نہیں کرسکی استغاثہ یعنی پولیس کی بابت یہ انکشاف کیا گیا کہ وہ اہم گواہوں پرجرح میں ناکام رہا۔اس نے نہ توبرآمدکردہ اشیاء کی ٹھیک سےمہربندی کی تھی اورنہ ہی انہیں سنبھال کررکھا تھا۔ہائی کورٹ نےبعض ملزمین کےاقبالیہ بیانوں کوبھی یہ کہہ کرمسترد کردیا کہ وہ انہیں اذیت دے کر لئے گئےتھےنیز ناکافی اورجھوٹے تھے۔ یہ ایک دوسرے کے کاپی پیسٹ بھی پائے گئے۔عدالت کے مطابق ملزمین نے ثابت کردیا کہ اقبالِ جرم کرواتے وقت انہیں اذیت دی گئی تھی۔یعنی پولیس کےجھوٹ کی ہانڈی بھری عدالت میں پھوٹ گئی۔

عدالت نے اپنے فیصلے میں تکنیکی لاپرواہیوں پربھی گرفت کی۔جج صاحبان نےملزمین کی شناختی پریڈکواس بنیاد پرمسترد کردیا کہ پولیس کےجن عہدیداروں نے یہ پریڈکرائی انہیں اس کا اختیارہی نہیں تھا۔عدالت نے شواہد کی گواہی کواس لیے قبول کرنے سے انکارکردیا کیونکہ عینی شاہدین نے پولیس کےسامنے واقعہ کے 4 ماہ بعدملزمین کی شناخت تھی اورعدالت میں اس کی نوبت 4 سال بعدآئی۔عدالت نے اس حقیقت کی جانب بھی انگشت نمائی کی کہ واقعہ کے دن تو گواہوں کے لیےملزمین کواچھی طرح دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھااس لیےان سے درست شناخت کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے؟ تعجب کی بات یہ ہےاتنی بڑی خامیوں کی جانب سیشن کورٹ کی توجہ کیوں نہیں گئی؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام طور ایسے نازک معاملات میں نچلی عدالتیں گہرائی جانے کے بجائے انتظامیہ کی تائیدکردیتی ہیں لیکن خدا کا شکر ہےعدالتِ عالیہ نےاپنی ذمہ داری بخیروخوبی ادا کی۔یہی وجہ ہے کہ مہاراشٹر کی مختلف جیلوں قیدملزمین نے ویڈیوکانفرنسنگ کے ذریعہ عدالت اوروکیلوں کاشکریہ ادا کیا۔

ہائی کورٹ کےاس فیصلے سے جہاں بےقصورقیدیوں کےاہل خانہ اورسماج کے سارے عدل پسند لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی وہیں مسلمانوں سےنفرت کرنے والے زعفرانی تلملا اٹھے۔دھماکیسے متاثرین کو چونکہ باورکرادیا گیا تھا کہ یہی ملزمین دھماکے کے مجرم بھی ہیں اس لیے فیصلے سے مایوسی ہوئی۔اب وہ سوال کررہے ہیں کہ اگر یہ لوگ بےقصور ہیں آخر اصلی مجرم کون ہے؟اتفاق سےشیوسینا (شندے) کےترجمان سنجےنروپم نے بھی ایسے ہی سوالات کیے۔انہوں نے فیصلہ پرمایوسی کا اظہارکرنے کے بعد کہا کہ اگران ملزمین میں سےکوئی بھی سلسلہ وارٹرین بم دھماکہ کیلئے ذمہ دار نہیں ہےتوپھر یہ بم دھماکے کس نے کئے؟ کیا ہماری جانچ ایجنسی کے کام میں کوئی کمی رہ گئی ہے؟انہوں نیجانچ ایجنسی سے پوچھا کہ کیا جن ملزمین کوانہوں نے پکڑا تھاان کے خلاف ضروری ثبوت نہیں ملے تھے؟ کیا وہ ثبوت جمع نہیں کرسکے تھے؟

سنجےنروپم نے امید ظاہر کی ہیکہ حکومت اور جانچ ایجنسی بامبے ہائی کورٹ کےاس فیصلہ کےخلاف اونچی عدالت جائے گی لیکن سوال یہ ہے کہ ان جعلی شواہد کی بنیاد پر بےقصورلوگوں کوسزا دلوانے کے بجائے کیا اصلی مجرموں کوپہچانا جاسکے گا؟بی جے پی کےترجمان کریٹ سومیا صدمہ میں ہیں اورممبئی کےشہریوں کی خاطرانصاف کی خاطردھماکہ کرنے والے دہشت گردوں کو پھانسی پرلٹکانا چاہتے ہیں مگراس کے لیےکسی بےقصور کے بجائے قصوروار کی شناخت لازمی ہے۔وزیرمحصولات چندرکانت باونکلے نے کہا کہ ”اس معاملے میں وزیراعلیٰ سے بات چیت کے دوران کمیوں کودورکر کے سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے پرغوروخوض کیا جائے گا۔این سی پی (شردپوار) کے ریاستی صدرششی کانت شندے نے اس معاملے میں حکومت اورایجنسی کوجائزہ لےکرسپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کی رائے دی۔ سماجوادی پارٹی نے اس فیصلہ کا خیرمقدم کرتے ہوئے بری ہونے والے سبھی لوگوں کومعاوضہ دینے کا مطالبہ کردیا کیونکہ جھوٹے الزام میں گرفتارکرکےحکومت نےان کے 19 سال ضائع کردیئے۔

اس بابت سماجوادی پارٹی کےرکن اسمبلی رئیس شیخ نےکہا کہ ”ہم بامبے ہائی کورٹ کے فیصلہ کا خیرمقدم کرتے ہیں اورشکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نےان نوجوانوں کوانصاف دیا“۔انہوں نےسوال کیا کہ ”حکومت کیسے کسی بےگناہ کواس طرح قید میں رکھ کران کی عمرکے بیش قیمتی ?19 سال ضائع کردیئے؟ وہ بولے“ جاپان میں ایک شخص کو باعزت بری کیا گیاتو وہاں کی حکومت نے اس نوجوان کونہ صرف معاوضہ دیا بلکہ معافی بھی مانگی۔دیگرممالک میں جس طرح ملزمین کوبےقصور ثابت ہونے پرحکومت کی جانب سے معاوضہ دیاجاتا ہےاسی طرح حکومت مہاراشٹر کوبھی ان ?12 بے گناہوں کومعاوضہ دینا چاہئے۔“ ممبئی کانگریس کی صدرورکن پارلیمان ورشا گائیکواڑ نے بامبے ہائی کورٹ کےاس فیصلے پراپنے تاثرات کااظہارکرتے ہوئے توازن قائم کرنے کی ناکام کوشش کی۔موصوفہ نےکہا کہ ”ہمیں عدلیہ پرپورا بھروسہ ہے نیزممبئی کے دیگرشہریوں کی طرح ہمارا بھی یہی مطالبہ ہےکہ ممبئی ٹرین بم دھماکے کے جوبھی اصل مجرم ہیں انہیں یقینی طور پرسخت سےسخت سزادی جائے یعنی جعلی مجرمین پرنزلہ نہ اتارا جائے۔

ورشا گائیکواڑ نے ریاستی حکومت سے درخواست کی کہ وہ مجرمین کے خلاف ضروری ثبوتوں اوردستاویزات کے ساتھ سپریم کورٹ میں اپیل کرے کیونکہ جب بھی اس طرح کا دہشت گردانہ حملہ ہوتا ہےتواس میں بےگناہ شہریوں کی جان جاتی ہےاورسرکاری ونجی املاک کا بھی نقصان ہوتا۔“ یہ بات درست ہےمگرایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ ایسے حملوں کی تفتیش میں سرکاری ایجنسیاں اپنی ذمہ داری کماحقہُ ادانہیں کرتیں۔افسران اپنے سیاسی آقاوں کوخوش کرنے کی خاطر بےقصور مسلمانوں کوگرفتارکرکےاپنی ترقی کرواتے ہیں۔ایسے لوگوں کوتوانعام واکرام سےنوازہ جاتا ہےمگر ونود بھٹ جیساانصاف پسندافسرجب سرکارکی تائیدکرکے جھوٹے الزامات گھڑنے سےانکارکردےتو اس پراتنا دباوڈالا جاتا ہے کہ وہ خودکشی پرمجبور ہوجائےلیکن وہ زندہ ضمیرلوگ بےقصورکو پھنسانے کے بجائے اپنی جان گنوانے کوترجیح دیتے ہیں۔ یہ فیصلہ اگر کانگریس کے دوراقتدار میں آتا تو اس کو مسلمانوں کی نازبرداری کا نام دیا جاتا مگریہ تومودی راج میں آگیا ایسے میں ارشادِقرآنی کی یادآتی ہے:”کیا یہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ (اگریہ بات ہے) توکفرکرنے والوں پران کی چال الٹی ہی پڑے گی“۔

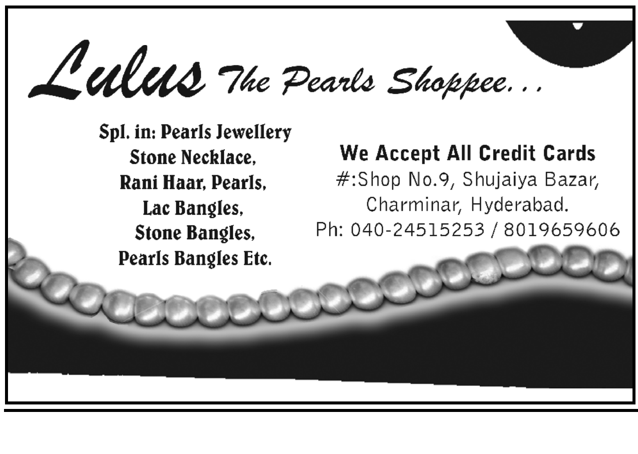

شجاعیہ ٹائمز

معلوماتی — 28 جولائی 2025ء

اسلام میں امانت داری کی اہمیت وفضیلت

مذہبِ اسلام نے قدم قدم پر اپنے پیروکاروں کی ہر اُن شعبہائے حیات میں رہنمائی کی ہے جن میں ان کی دینی و دنیوی فلاح و بہبودی مضمر ہوتی ہے، دین کا کوئی بھی شعبہ اسلام نے ان کے لئے تشنہ نہیں چھوڑا، حتی کہ بول و براز جیسی گندی اور ناپاک چیزوں کو انجام دینے کے مذہبی طریقے سے بھی ان کو آگاہ کیا، دین کے انہی شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ ''امانت داری'' کا بھی ہے۔ اسلام میں امانت داری کا مرتبہ اور مقام نہایت بلند ہے، شریعت میں اس کی ادائیگی کے متعلق سخت تاکید وارد ہوئی ہے، اور اس کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنانے والوں کے بارے میں اسلام نے بہت سی فضیلتیں ارشاد فرمائی ہیں۔

قرآن و حدیث کے اوراق اس کے تذکرے اور بیان سے بھرے پڑے ہیں، چنانچہ قرآن مقدس کے بہت سے مقامات میں پاسِ امانت کو ایمان والوں کی فلاح اور کامیابی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی وہ مؤمنین بھی فوز وفلاح کو پہنچ گئے جنہوں نے اپنی امانت اور اپنے عہدوں کا خیال کیا) دوسری جگہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: یعنی چاہیے کہ امانت ادا کرے وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی جائے اور اُسے اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے)

اِس آیت کے اندر خدائے حکیم نے بڑی حکمت اور لطافت کے ساتھ ادائیگ ءامانت کو ''تقوی'' کے ساتھ جوڑ دیا ہے، مقصد اِس کا یہ ہے کہ امانت کا پاس وہی شخص رکھ سکتا ہے، جس کا دل خوفِ خدا سے لبریز ہو، خشیتِ ایزدی سے جس کا قلب مرتعش ہو، اور جس کے دل میں خوفِ خدا اور خشیت الٰہی نہ ہو اور نہ ہی اس کا قلب تقوٰی سے معمور ہو تو پھر وہ انسان کبھی بھی امانت کے بارِ گراں سے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث کے اندر اللہ کے محبوب پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے امانت میں خیانت کرنے کو نفاق کی علامت اور نشانی بتلایا ہے، ارشادِ نبوی ہے: یعنی تین چیزیں نفاق کی علامتیں ہیں: (۱) جب بولے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) اور جب کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

اِس حدیث کے اندر شارع علیہ السلام نے نفاق کی عملی نشانیوں کو بیان کیا ہے کہ عموماً جن لوگوں کے دلوں میں اسلام کے تئیں کجی ہوتی ہے، وہ بظاہر نغمہ ؟ توحید کے راگ تو الاپتے ہیں مگر بباطن انہیں اِس پاکیزہ کلمہ سے عناد اور دشمنی ہوتی ہے یعنی وہ طبع زاد منافق ہوتے ہیں ایسے لوگوں میں اس طرح کی علامتیں پائی جاتی ہیں، اب اگر کسی مؤمنِ صادق کے اندر بھی یہی علامتیں پائی جائیں یا اُن میں سے کوئی ایک علامت اس کے اندر موجود تو اس کو منافقِ طبعی تو نہ کہا جائیگا کہ جس کا ٹھکانہ اسفلِ نار ہوگا تاہم اسے نفاق والی علامتوں یا کسی ایک علامت کو اپنانے والا ضرور کہا جائیگا۔

ایک روایت کے اندر رسولِ اکرم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ: زمانہ قیامت سے جیسے جیسے قریب ہوتا جائیگا ویسے ویسے انسان کا ایمانی ضعف بڑھتا چلا جائیگا، نتیجہ یہ ہوگا کہ اِس سرائے فانی سے امانت داری بھی عنقاء ہوجائیگی، اور حال یہ ہوگا کہ مسلمانوں کی بڑی بڑی بستیاں آباد ہوں گی مگر امانت دار آدمی اُن بستیوں میں بدقتِ تمام کوئی دستیاب ہوگا جبکہ باعتبارِ حقیقت وہ بھی امین نہ ہوگا، لوگ امانت داری میں بطور تمثیل اس کو پیش کیا کریں گے، اس کی عقل مندی، خوش مزاجی، بلند اخلاقی اور بہادری ورِدِ زبان ہوگی مگر حقیقت کے اعتبار سے وہ انسان بھی اِن مذکورہ صفات سے عاری اور خالی ہوگا''۔ (صحیح بخاری' کتاب الفتن)

آج ہمارے شہسوارانِ خطابت جب مسندِ خطابت پر جلوہ سامان ہوکر بولنا شروع کرتے ہیں تو الفاظ کے ساگر بہادیتے ہیں، برساتی بادلوں کی طرح ان کی زبانیں اتنی گھن گرج کرتی ہیں کہ تقریر و بیان کی اصل روح الفاظ کی تہوں میں دب کر رہ جاتی ہیں، بالفاظ دیگر تقاریر وخطابت محض زبانی چٹخارے بن کر رہ گئی ہیں، جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے صرف کہنے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ کر کے بھی دکھلایا، اپنے ہوں یا بیگانے، دوست ہوں یا دشمن، جان پہچان ہوں یا انجان اور قریبی ہوں یا دوری آپ ﷺ ہر ایک کی نگاہ میں مساوی درجہ کے امین تھے، آپ نے ہمیشہ امانت کے بوجھ کو باحسنِ وجوہ امانت رکھنے والوں تک پہنچایا، خدائے واہب نے آپ ﷺ کے اندر امانت داری کی یہ اعلیٰ صفت بچپنے سے ہی ودیعت کردی تھی، نبوت سے قبل ہی قبیلہ کا قبیلہ آپ کی امانت داری کا اسیر ہوچکا تھا، آپ جب گلی کوچوں سے گزرتے تو ہر سمت سے آتی ''امین امین'' کی صدائے روح پرور سے آپ کے کان گونج اٹھتے۔

ہمارے معاشرے میں عام طور سے جز وقتی طور پر کسی کی تحویل میں مال و اسباب کے رکھے جانے کو ہی امانت سمجھا جاتا ہے، اس لئے لوگ اس سے عہدہ برآ ہوجانے کو ہی امانت داری سے تعبیر کرتے ہیں کہ: فلاں شخص بڑا امین ہے''، اِس سے بھلا کس کو مجالِ انکار ہوسکتا ہے کہ یہ امانت کی اعلیٰ قسم ہے، اور ایسا کرنیوالا یقیناً امین ہے، مگر شریعت میں صرف یہی ایک امانت نہیں ہے، بلکہ اس کے علاوہ بھی امانت کی بہت ساری قسمیں ہیں، مثلاً:

عہدہ اور منصب کی تفویض: یہ امانت کی ایک اعلی ترین قسم ہے، عہدہ تنہا ایک آدمی کی نہیں بلکہ پوری ملت اور قوم کی امانت ہوا کرتا ہے، اِس لئے برسرِ اقتدار حاکم کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ کسی کو کوئی عہدہ یا منصب سپرد کرے تو اولاً دیکھ لے کہ آیا یہ شخص عہدہ کے قابل ہے یا نہیں، عہدہ کے بارِ امانت کو ادا کرنے کی اس کے اندر کتنی صلاحیت ہے؟ محض قرابت، تعلق اور دوستی کا بھرم رکھنے کے لئے نا اہل لوگوں کو عہدہ سپرد کرنا یہ بہت بڑی خیانت ہے۔

اگر غور کیا جائے تو آج کل اس خیانت کی صف میں بہت سے بڑے اور نامور قسم کے لوگ بھی ہاتھ باندھے نظر آئیں گے، ملت کے سرمایے اور قوم کی امانت پر باپ کے بعد بیٹے کی گدی نشینی کو پشتینی حق سمجھا جاتا ہے اگر چہ بیٹا نا اہل اور نابکار ہی کیوں نہ ہو، اور پھر زیادہ دیر نہیں لگتی کہ اُس کا نتیجہ نصف النہار کی طرح ظاہر ہوجاتا ہے، باپ کی برسہا برس کی عرق ریز محنت اور جاں گسل ریاضت بیٹے کی نا اہلی کی نذر ہوجاتی ہے، حدیث کے اندر اللہ کے محبوب پیغمبر ﷺ نے ایسا کرنے کو انتظارِ قیامت سے تعبیر کیا ہے، یعنی جب ایسا ہونے لگے تو سمجھ جاؤ کہ قیامت سر پر سوار ہے، ارشادِ نبوی ﷺ ہے: یعنی جب نا اہل کو منصب پر فائز کیا جائے تو پھر قیامت کا انتظار کرو۔

مزدوروں کا کام چوری کرنا: مزدوروں کی اجرت پر ببانگِ دُہل اُس حدیثِ پاک کو پیش کیا جاتا ہے جس میں مزدوروں کو ان کے پسینے کی نمی سوکھنے سے پہلے ہی اجرت دینے کی ہدایت آئی ہے، اور اس میں تاخیر یا کمی بیشی کو ظلم سے تعبیر کیا جاتا ہے، مگر اس کے دوسرے رُخ کو بہت کم بیان کیا جاتا ہے، یعنی مزدوروں کا کام میں کام چوری کرنے کو یکسر فراموش کردیا جاتا ہے، غور کرنے کا مقام ہے کہ حدیث میں پسینے کے خشک ہونے سے پہلے مزدور کو اس کی اجرت دینے کی ہدایت آئی ہے، اس سے واضح ہوتا ہے کہ مزدور کو پسینہ بھی آیا ہو، اگر مزدور اپنی ذمہ داری میں تساہل برتے، وقتِ مقررہ سے لیٹ پہنچے یا اس سے پہلے ہی لوٹ جائے، اسی طرح درمیان میں کام کاج چھوڑ کر گپ لگائے، غیر ضروری مشغولیات میں اپنا وقت برباد کرے تو بھلا بتایئے کہ یہ مزدور حدیثِ رسول ﷺ کے زمرے میں کیونکر آئیگا ؟۔

خلاصہ یہ ہے کہ مزدوروں کا اپنی مزدوری میں تساہل برتنا، اپنی ذمہ داری میں غفلت وکوتاہی کو راہ دینا سراسر خیانت اور امانت کے خلاف ہے، اور اس زمرے میں ہر وہ ماتحت داخل ہے جو اجرتِ معینہ پر کسی کی ماتحتی میں کام کرتا ہے۔

خاص مجلسوں کی باتوں کو عام کرنا: اگر چند لوگ کسی خاص مجلس میں باہم گفت وشنید ہوں اور وہ باتیں راز دارانہ نوعیت کی ہوں تو مجلس میں شریک کسی بھی انسان کے لئے ان باتوں کو طشت از بام کرنا درست نہیں، یہ سراسر امانت کے خلاف ہے، البتہ تین طرح کی باتیں ایسی ہیں جو گرچہ خاص مجلس کی ہوں مگر ان کو دفینہ راز بنانا کسی بھی طرح جائز نہیں، بلکہ ان کو متعلقہ لوگوں تک پہنچانا ضروری ہے، تاکہ وہ ہوشیار ہوجائیں اور وقت رہتے ہوئے اپنی حصار بندی کرلیں۔

چنانچہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یعنی مجلسیں امانت ہیں، مگر تین موقعوں کی مجلسیں امانت نہیں، کسی کے ناحق قتل کی، کسی کی عصمت دری کی اور بغیر کسی کے حق کے کسی کے مال کے لوٹنے کی۔ ان تین چیزوں کے علاوہ نجی مجلسوں کے راز کو افشاء کرنا مجلس میں شریک کسی بھی انسان کے لئے درست نہیں، خاص کر اُس وقت جب کہنے والا بندہ اپنی اِس بات کو صیغہ ؟ راز میں رکھنا چاہتا ہو تو اس وقت اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، چنانچہ ایک حدیث کے اندر اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ (ابوداؤد: یعنی جب آمی بات کرے پھر آگے پیچھے نظر دوڑائے تو وہ امانت ہے) آگے پیچھے نظر کرنے سے مراد یہ ہے کہ سامع کے علاوہ سے وہ اپنی بات کو چھپانا چاہتا ہو۔

آج ہمارے معاشرے میں خال خال لوگ ہی اِس وبائے ایمان سوز سے محفوظ ملیں گے، ایک آدمی جس کا ہم پر کامل اعتماد اور یقین ہوتا ہے اور وہ اپنے دل کی کوئی بات بڑے رازدارانہ طریقے سے شیئر کرتا ہے اور ساتھ تاکید بھی کرتا ہے کہ خدا کے لئے اِس بات کو اپنے سینے میں دفن کرلینا، مگر ہم بدہضمی کے شکار ہوجاتے ہیں، اور شام سے صبح ہونے کی دیر ہوتی ہے کہ ہم اس کے سارے یقین و اعتماد کا جنازہ پڑھ کر فارغ ہوجاتے ہیں، ہم مزید کسی اور کو اس راز میں شریک کرلیتے ہیں وہ کسی اور کو، شدہ شدہ یہ راز راز نہیں رہتا، اُس وقت اس بیچارے کو جو خفت اور ندامت ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

اگر ہم غور کریں تو ہمیں سمجھ میں آئیگا کہ ہماری آپسی چپقلش اور رنجش اِسی بدعہدی کا شاخسانہ ہوا کرتی ہے، کیونکہ اس طرح ایک دوسرے سے بھروسہ اٹھ جاتا ہے جو جو بغض، عداوت اور دشمنی پر منتج ہوتا ہے۔

مشورہ دینے والا امانت دار ہے: اسی امانت کی ایک قسم کسی کو مشورہ دینا بھی ہے، ارشادِ نبوی ہے: المُستَشَارُ مُؤتَمَنٌ (یعنی جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے)

کسی آدمی کا آپ سے مشورہ لینا اُس کی اپنائیت اور اخلاص کا غماز ہے، یہ اِس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اس کے دل میں آپ کی اتھاہ قدر ہے، اب آپ کے اوپر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ بھی خندہ جبینی کے ساتھ اس کی اپنائیت کا استقبال کریں اور اس کے اس عظیم اخلاص کی قدر کرتے ہوئے اسے وہ مشورہ دیں جو اُس کے حق میں سود مند اور نفع بخش ہو، ایسا نہ ہو کہ آپ اس کی بھلائیوں اور سود مندیوں سے چڑ جائیں، آپ کے دل میں حسد کے شعلے لپکا لینے لگے اور آپ اس کو زک پہنچانے کے لئے اسے غلط مشورہ دے بیٹھیں، اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو پھر از روئے حدیث آپ خائن ہیں۔

حلقۂ ذکر الٰہی' تعلیمات اسلامی و دینی تربیتی مجالس

بروز جمعرات
☆ بعد عصر تا مغرب: حلقۂ ذکر جہری و وعظ (بمقام درگاہ حضرت سیدنا میر شجاع الدین صاحب قبلہ رحمت اللہ علیہ، عیدی بازار حیدرآباد)۔

بروز جمعہ
☆ 2-00 تا 3-00 بجے: خطاب' علامہ مولانا سید شاہ عبیداللہ قادری' آصف پاشاہ صاحب قبلہ (بمقام جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد) نماز جمعہ بوقت 3-15 بجے
☆ بعد نماز جمعہ: مجلس درود وذکر، نذرانۂ سلام بحضور خیر الانام ﷺ۔

بروز ہفتہ
☆ دینی تربیتی کیمپ
بعد مغرب تا اتوار کی عشاء
ذکرواذکار، وظائف و درود، فقہی و بنیادی مسائل، تذکرۃ الاولیاء، مراقبہ، پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد واشراق کی عملی تربیت
(بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)

بروز اتوار
☆ دوپہر 2 تا 3 بجے: حلقۂ ذکر، درس حدیث، خطبات غوث الاعظمؓ، فقہی مسائل، تذکرۃ الاولیاء۔

بروز پیر
☆ بعد نماز مغرب تا عشاء حلقہ ذکر و درس بمقام بارگاہ حضرت حافظ سید عبداللہ شاہ شہیدؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

بروز منگل
☆ مغرب تا عشاء: درس تصوف، سوال وجواب (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ)
☆ بعد گیارہ روزہ محافل

روزانہ: بعد نماز مغرب ذکر جہری (بمقام خانقاہ شجاعیہؒ، عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔

زیرنگرانی وزیرسرپرستی
حضرت العلامہ مولانا
سید شاہ عبیداللہ قادری'
آصف پاشاہ صاحب قبلہ
سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہؒ، متولی وخطیب جامع مسجد شجاعیہؒ، چارمینار حیدرآباد۔

زیرانتظام:
انجمن خادمین شجاعیہؒ آندھراپردیش
040-66171244

تصانیف شعبہ نشرواشاعت انجمن خادمین شجاعیہ

☆ کشف الخلاصہ ☆ مناجات ختم قرآن مجید ☆ دینی تعلیمی نصاب
☆ خطبات شجاعیہؒ ☆ سیرت شجاعیہؒ ☆ مناقب شجاعیہؒ
☆ دل کی بیماریاں اوران کا علاج ☆ رسالہ فضائل رمضان ☆ اورادووظائف

Books of Shujaiya Anjuman-e-Khadimeen

☆Kashful Qulasa ☆Munajat-e-Khatm-e-Quran ☆Deeni Taleemi Nisab ☆Qutbat-e-Shujaiya ☆Seerat-e-Shujaiya ☆Manaqab-e-Shujaiya ☆Dil Ki Bimariyan aur inka Ilaaj

Books Available at : کتابیں حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

#:Khanqahe Shujaiya, Backside Jama Masjid Shujaiya Charminar Hyderabad. **PH:040-66171244**

سورة الاعراف

.1اللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے بیزاری (ودست برداری) کا اعلان ہے ان مشرک لوگوں کی طرف جن
سے تم نے (صلح وامن کا) معاہدہ کیا تھا (لیکن اُنہوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے حالتِ جنگ کو پھر بحال کر دیا) .o2 پس (اے مشرکو!) تم
زمین میں چار ماہ (تک) گھوم پھرلو (اس مہلت کے اختتام پر تمہیں جنگ کا سامنا کرنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے
اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے .o3 (یہ آیات) اللہ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے تمام لوگوں کی
طرف حجِ اکبر کے دن اعلانِ (عام) ہے کہ اللہ مشرکوں سے بے زار ہے اوراس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی (ان سے بری
الذمّہ ہے)، پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کرلو تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اوراگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم ہرگز اللہ کو عاجز نہ کرسکو
گے، اور (اے حبیب!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیں o
.6اوراگر مشرکوں میں سے کوئی بھی آپ سے پناہ کا خواستگار ہو تو اسے پناہ دے دیں تاآنکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر آپ اسے اس کی
جائے امن تک پہنچا دیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگ (حق کا) علم نہیں رکھتے o
.7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہوسکتا ہے؟
سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد
پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے .o7 (بھلا) مشرکوں کے لئے اللہ کے ہاں
اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاں کوئی عہد کیوں کر ہوسکتا ہے؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجدِ
حرام کے پاس (حدیبیہ میں) معاہدہ کیا ہے سو جب تک وہ تمہارے ساتھ (عہد پر) قائم رہیں تم ان کے ساتھ قائم رہو۔
بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے 9.o انہوں نے آیاتِ الٰہی کے بدلے (دنیوی مفاد کی) تھوڑی سی قیمت حاصل کر
لی پھر اس (کے دین) کی راہ سے (لوگوں کو) روکنے لگے، بیشک بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے رہتے ہیں o

حدیث شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بظاہر تو پراگندہ بال اورغبار آلود (یعنی نہایت خستہ حال اور پریشان صورت) نظر آتے ہیں جن کو (ہاتھ یا زبان کے ذریعہ) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے لیکن وہ (خدا کے نزدیک اتنا اونچا درجہ رکھتے ہیں کہ) اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو یقیناً پورا کرے۔" (مسلم)

" جن کو دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے" اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ لوگ واقعتاً دنیا داروں کے دروازوں پر جاتے ہیں ان کو وہاں سے دھکیلا جاتا ہے کیونکہ جو لوگ اللہ کے لئے دنیا کی ظاہری زینت وعزت کی چیزوں سے دور رہتے ہیں، ان کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں گے جس سے ذلت اٹھانا پڑے، بلکہ اس جملہ سے مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی روحانی عظمتوں کا راز ان کی شکستہ حالی میں پوشیدہ ہوتا ہے اوران کا ظاہر، ان کے باطن کا اس حد تک سرپوش ہوتا ہے کہ اگر بالفرض وہ کسی کے گھر جانا چاہیں تو لوگوں کی نظر میں ان کی کوئی قدر و منزلت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو دروازہ ہی پر روک دیا جائے مکان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ دروازوں سے دھکیلے جا سکتے ہیں تو ان کو مجلسوں اور محفلوں میں آنے سے بطریق اولی روکا جا سکتا ہے اوراس میں حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا کہ ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ ایسی حالت میں رہیں جس سے لوگ ان کی طرف مائل و ملتفت ہوں، تاکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے کوئی انس ورغبت نہ ہو۔ پس حقیقت میں اللہ تعالیٰ ان پاک نفس بندوں کو دنیا داروں اور ظالموں کے دروازوں پر کھڑے رہنے اوران کے حرام مال کے کھانے پینے سے محفوظ رکھتا ہے، جیسا کہ کوئی شخص اپنے مریض کو آب وہوا اور نقصان دہ غذاؤں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے مولیٰ کے در کے علاوہ اور کسی دروازے پر حاضری نہیں دیتے اور اپنے کمال استغناء اور بے نیازی کی وجہ سے اپنے پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

"اور اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں الخ" کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کر کے اوراس کی قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام کرے گا یا فلاں کام نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کرتا ہے بایں طور کہ ان کے کہنے کے مطابق اس کام کو کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

ماہ صفرالمظفر کا تاریخی پس منظر اور موجودہ مسلم معاشرہ

حضور نبی مکرم خاتم النبین رحمۃ للعالمین سیدنا وسید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ جس ماحول و معاشرہ میں ہوئی، وہ بالکل کفروشرک کی گہری تاریکیوں میں ڈوبا ہوا اور توہمات و باطل افکار و اعتقادات کی اسیری میں جکڑا ہوا تھا، عقیدہ توحید سے محرومی نے اس معاشرہ کو بدشگونی کے گہری کھائی اور غاروں میں ڈھکیل دیا تھا، اپنے خالق و مالک کو بھولے ہوئے اس کے در سے ٹوٹے ہوئے انسان دردر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے، خوف خدا و خوف آخرت سے بے نیازی نے ان کو ہر چھوٹی بڑی حقیر سے حقیر ترین چیز سے ڈر و خوف میں مبتلاء کر دیا تھا، اسی ڈر و خوف کے زیرِ اثر مشرکین عرب ماہ صفر اور ماہ شوال کو منحوس سمجھتے تھے، اوران مہینوں میں اسی بداعتقادی کی وجہ نکاح و شادی اور دیگر اچھے کام کرنے سے سخت احتراز کرتے، کسی نئے کام کے آغاز یا کسی مہم کے سرانجام دینے سے باز رہتے تھے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ ان مہینوں کے نحس ہونے کی وجہ ان مہینوں میں کیا جانے والا کوئی کام کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتا، اس رسم بد کی بیخ کنی کیلئے اسلام نے ماہ شوال کو مکرم اور ماہ صفر کو مظفر کی صفت سے متصف کیا۔ دل و دماغ سے اس بداعتقادی کے جراثیم کو کرید کرید کر نکال باہر کرنے کیلئے مزید عملی اقدامات کئے۔

ماہ صفر اسلامی مہینوں کی ترتیب کا دوسرا مہینہ ہے، تین پے در پے حرمت والے مہینوں کے بعد یہ مہینہ زمانۂ جاہلیت میں جنگ وجدال کا پہلا مہینہ تھا، جس میں سارا عرب معاشرہ اپنے اپنے گھروں کو خالی کر کے سارے ساز وسامان اور اہل وعیال کا ایک قافلہ لے کر میدان کارزار میں جمع ہو جاتے تھے اور اپنے نام ونمود، حسب ونسب، اور انتقامی جنگوں میں مصروف ہو جاتے تھے اسی لئے عرب اسے صفرالمکان یعنی گھروں کو خالی کرنے کا مہینہ کہتے تھے جو اس لحاظ سے اپنے طور پر ضرور انفرادیت کا حامل ہے، مگر اسلامی نقطہ نظر سے چونکہ سارا زمانہ محترم ہے اس لحاظ سے یہ مہینہ بھی بہت ساری عظمتوں اور حرمتوں کا حامل ہے، البتہ نہ کوئی خصوصی فضیلت وارد ہوئی ہے اور نہ کوئی مخصوص عملی اہمیت کی تاکید ہے۔ دینِ اسلام نے ہمیشہ توحیدِ خالص کی تعلیم دی ہے، جاہلی معاشرے کے رسم و رواج ،توہم پرست سماج کی فرسودہ روایات اور یہود و نصاریٰ کی مذہبی تحریفات کی وجہ سے جو غلط فہمیاں اور بے بنیاد باتیں ، بے تکے اعمال، اور بے وجہ توّہمات کی بناء پر اس مہینے کی بابت نحوست اور بدشگونی منسوب ہوگئی۔

اسلام کی آمد کے بعد قرآن مجید نے دوٹوک الفاظ میں ان ساری چیزوں کی ممانعت کردی۔ چنانچہ حضرت نبی مکرم سید عالم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (اُم المومنین) سے ماہ شوال المکرّم میں نکاح فرمایا، اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے زیادہ اور کون خوش نصیب ہوسکتا ہے۔ یعنی کسی دن یا مہینہ میں کوئی نحوست ہوتی تو پھر مجھ کو یہ بلند مقام کس طرح مل سکتا تھا اور یہ مرتبت رفیعہ کس طرح میرے حصّہ میں آسکتی تھی۔

معاشرہ سے اس بدشگونی و بداعتقادی کے آثار کا بالکلیہ خاتمہ کرنے کیلئے اُم المومنین رضی اللہ عنہا اپنے خاندان کی لڑکیوں کے نکاح کیلئے ماہ شوال المکرّم کا انتخاب فرماتیں چونکہ دور جاہلیت کے بے بنیاد اعتقادات وتوہمات میں سے ایک ’’ماہ صفر‘‘ کا نحس ہونا بھی تھا اس لئے ماہ صفر کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ مشرکین عرب ماہ صفر کو منحوس سمجھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ایک مختصر اور بلیغ جملہ ’’لاصفر‘‘ یعنی ماہ صفر میں کوئی نحوست نہیں ارشاد فرما کر فکر وفہم کو جلا بخشی ہے اوراس بدشگونی و بداعتقادی‘ جاہلانہ رسم ورواج کے جال میں محبوس معاشرہ کو چھٹکارا دلایا ہے۔ خلیفہ ثانی امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر ابن الخطابؓ کے عہد خلافت میں ماہ صفر کے مہینہ میں ہی بے شمار فتوحات حاصل ہوئی ہیں۔ اسی ماہ میں بڑے بڑے ممالک اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے ہیں۔ اگر ماہ صفر منحوس ہوتا تو حضرت سیدنا عمرؓ کے دور خلافت میں اسلامی لشکر کو اس طرح کی بے شمار فتوحات حاصل نہیں ہوتی۔

ماہ صفرالمظفر کو تیرہ تیزی کا مہینہ بھی کہتے ہیں، بعض ضعیف الاعتقاد اس ترقی یافتہ دور میں آج بھی اس مہینہ کو مصائب وآلام، حوادث و آفات کے نزول کا مہینہ مانتے ہیں اوراس ماہ کے منحوس ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں، بعضوں نے من گھڑت روایات کے حوالے سے جو بعض غیر مستند کتب میں منقول ہیں اس بدعقیدگی کو مضبوط و مستحکم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے ایک موضوع روایت، فکر صحیح و صحت اعتقاد سے محروم افراد بیان کرتے ہیں کہ ’’سال تمام میں جتنی بلائیں نازل ہوتی ہیں اُتنی ماہ صفر میں نازل ہوتی ہیں اور ماہ صفر میں نازل ہونے والی ساری بلائیں صرف تیرہ تیزی یعنی تیرہ صفرالمظفر کے دن نازل ہوتی ہیں،،۔ (استغفراللہ) اور ہم میں سے کئی لوگ ان بلاؤں سے بچنے اوران سے محفوظ رہنے کے لئے مختلف جاہلانہ طریقوں کو بھی اپناتے ہیں جن کا شریعت مطہرہ سے کوئی تعلق نہیں۔

دور جاہلیت میں بعض عربوں کا ماننا تھا کہ صفر سے مراد وہ سانپ ہے جو ہر ایک انسان کے پیٹ میں ہوتا ہے اور شدید بھوک کے وقت ڈستا ہے اور ایذاء پہونچاتا ہے، بعضوں کا خیال تھا کہ صفر سے مراد پیٹ کے وہ جراثیم ہیں جو بوقت بھوک کاٹتے ہیں، اس کی وجہ آدمی کا رنگ زرد ہوسکتا ہے اس سے ہلاکت بھی ہوسکتی ہے، اوراس کے اثرات بد دوسروں میں سرایت کرسکتے ہیں، اس لئے بھی وہ ’’صفر‘‘ کو منحوس جانتے تھے۔

ماہ وسال، صبح وشام اور دن ورات کے آٹھوں پہر اللہ کی مخلوقات میں سے ہیں۔ سارا زمانہ حرمت اور برکت والا ہے، اور تمام مہینوں کی طرح صفر کا مہینہ بھی ان اہم مہینوں میں سے ایک ہے جس میں عہدِ نبوت، زمانہ رسالت اور دور خلافت راشدہ کے بے شمار غزوات، سریات اور فتوحات واقع ہوئیں، بے شمار ملکوں میں اسلام کا جھنڈا لہرایا گیا، لاتعداد لوگوں نے اسلام قبول کیا، اور دنیا و آخرت کی سعادتوں سے مالا مال ہوئے۔

اسی لئے اس مہینہ کے نام کے ساتھ مظفر کا لفظ لگایا گیا، جسکے بعد یہ صفرالمظفر یعنی کامیاب اور صفر باظفر کہلانے لگا اور معنوی اعتبار سے بھی صفر کا مہینہ کامیاب ہوگیا، اسی لئے اس میں بدشگونی تو دور کی بات بدظنی کی بھی گنجائش نہیں، اقوام وملل اور زمان ومکان کی تاریخ کا خزانہ اس تاریخی حیثیت سے بھرا پڑا ہے قرآن وحدیث کے نصوص بھی اس کے شاہد ہیں کہ نحوست اور بدفالی کا تصور بے بنیاد ہے، خیر وشر (بھلائی و برائی)، نفع ونقصان، سود و زیاں، عزت و ذلت، مرض و شفا، غم ومسرت اور افلاس وتونگری صرف اور صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کے قبضہ قدرت میں ہے۔

(بقیہ صفحہ 4 پر)

شجاعیہ ٹائمز
انگریزی ہفت روزہ

معلوماتی

28 جولائی 2025 ء

ماہ صفر المظفر کا تاریخی پس منظر اور موجودہ مسلم معاشرہ

(بقیہ صفحہ 3 کا)

اسی وحدہ لاشریک کی مرضی ومنشاء کے مطابق بندے کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہیں، اوراس کی نافرمانی کرکے' گناہوں میں مبتلا ہوکراورشرک وبدعت میں ملوث ہوکر' تنہا اس کی عبادت نہ کرنے سے رسوائیوں اورناکامیوں کے گہری کھائی میں جاگرتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ نحوست اور سعادت کا معیار انسان کا اپنا عمل ہوتا ہے، ہروہ نیک عمل جوخالص اللہ کی رضا کے لئے کیا گیا ہوچاہے وہ سال کے کسی مہینے، مہینے کے کسی روز وشب،صبح وشام کے کسی پہر، پہر کے کسی وقت اورکسی لمحہ میں ہو، وہ لمحہ ،وہ وقت، وہ مہینہ اوروہ زمانہ باسعادت ہے اوراس میں ہمارے لئے بھلائی ہے۔اسی طرح ہر براعمل جسے انسان نے اپنی زندگی کے کسی بھی وقت کیا ہو' وہ وقت اس کی نحوست کا باعث ہے، بالفاظِ دیگر دین وشریعت کے احکامات اورتعلیمات پرعمل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا، اللہ اوررسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی چیزوں یعنی سنتوں کا اہتمام کرنے میں جووقت گذرتا ہے وہ وقت انسان کی سعادتمندی اورفوزوفلاح کا سبب بنتا ہے اورمردِمومن کے لئے اس کے ایمان کی تروتازگی اورنشوونما کا باعث ہوتا ہے۔اورخلافِ شریعت ترکِ سنت ،اورمعصیت کے سبب انسان پرغیرشعوری طور پرجومنفی اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ اسکی زندگی میں قباحتوں اورنحوستوں کا احساس دلاتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ بعینہ اسی وقت کومنحوس سمجھنے لگتا ہے جیسا کہ خوداللہ تعالی نے اس ضمن میں ارشادفرمایا'' جوکوئی مصیبت (بلا یا بیماری) تمہیں پہنچتی ہے تو وہ تمہارے اپنے اعمال کی وجہ (پہنچتی ہے)۔

الغرض صفر،مظفر ہے صفر باظفر ہے،صفر نے غزوات کے سب سے پہلے غزوہ،غزوۃ الابواء سے اسلام کو کامیابیاں بخشی ہیں،صفر نے صحابہ کرامؓ سابقینِ اولین کو جینے کا حوصلہ دیا ہے۔حضور نبی مکرم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ مبارک مختصر و جامع ارشاد ''لاصفر'' (ماہ صفر میں کوئی نحوست نہیں) نے اس طرح کی من گھڑت روایات اوراس کے نتیجہ میں پیدا شدہ بداعتقادی وبدشگونی کے جاہلانہ افکار کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹادیا ہے۔پیغمبرانسانیت رحمۃ للعالمین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو خصوصی پیغام قیامت تک آنے والی ساری انسانیت کیلئے دیا ہے وہ ایک عظیم منشور ہے جس کی عظمت کوغیرمسلم مفکرین نے بھی تسلیم کیا،اورمستشرقین نے بھی اس سے روشنی حاصل کی ہے،اقوام متحدہ کے دستور میں بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔اس خطبہ بلیغہ میں بدشگونی وبداعتقادی کے جاہلانہ رسوم وعادات کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ'' اے لوگو جہالت کے جتنے رسوم تھے ان سب کواپنے قدموں تلے روندتا ہوں، تمہارے درمیان دو چیزیں ایک قرآن پاک دوسری میری سنت چھوڑے جارہا ہوں جب تک تم ان دونوں کوتھامے رہوگے کبھی گمراہ نہ ہوگے تم سب ایک اللہ کے بندے اورایک باپ یعنی آدم علیہ السلام کی اولادہو' تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ شخص ہے جواللہ تعالی سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔

اگرہم اس حدیث شریف کے تناظر میں ہمارے موجودہ مسلم معاشرہ کا جائزہ لیں تو یقیناً ہم نے حضور نبی کریم ﷺ نے جن دو چیزوں کومضبوطی کے ساتھ تھامنے کا حکم فرمایا تھا آج وہیں دو چیزوں کوہم نے پس پشت ڈال دیا۔اوران دومقدس چیزوں کویکسر طور پر بھلادیا۔آج کے معاشرہ کے افراد کو نہ تو قرآن شریف پڑھنے کی توفیق ہوتی ہے اور ان ہی اس سمجھنے کی۔ چہ جائیکہ اس پرعمل کرے۔قرآن مجید ہمارے گھروں میں غلافوں میں محفوظ کرکے رکھ دیا جاتا۔اس کی طرف دیکھنے کی ہم کوفرصت نہیں ملتی۔ہم میں سے اکثریت سوشل میڈیا سے گھنٹوں گذاردیتے ہیں۔ ہمارا فیس بک آن لائن' ہمارا ٹویٹر آن لائن' ہمارا واٹس اپ آن لائن' اور دیگرسوشل میڈیا پلیٹ فارمس پرہم چوبیسوں گھنٹے آن لائن رہتے ہیں۔اگرآف لائن رہتے ہیں نماز سے' قرآن مجید کوپڑھنے سے' قرآن مجید کوسمجھنے سے' قرآن مجید پرعمل کرنے سے' اپنی زندگیوں سے اللہ سبحانہ وتعالی کے احکامات عمل کرنے سے' حضور نبی کریم ﷺ کے سنن مبارک پرعمل کرنے سے۔تو کس طرح ہم گمراہ نہیں ہوں گے۔علامہ اقبالؒ نے اسی ضمن میں بجافرمایا تھا۔

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہوکر
ہم خوار ہوئے زمانہ میں تارکِ قرآں ہوکر

ماہ وسال یادنوں میں نحوست کو ماننا گویا زمانے کو براکہنا ہے چونکہ زمانے کو براکہنا اللہ سبحانہ کو براکہنے اوراسکی قدرت وسلطنت میں نقص ثابت کرنے کے مترادف ہے۔کیو نکہ زمانہ کوئی اورشئی نہیں بلکہ وہ تو اللہ سبحانہ کا بنایا ہوا ہے حدیث قدسی میں ارشاد ہے''لاتسبوا الدھر فانی انا الدھر''۔اس کے علاوہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ'' یقیناً مہینوں کی تعداد اللہ تعالی کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ ہیں۔ان میں سے چارمہینے حرمت والے ہیں۔اوریہی دین قیم ہے''۔اللہ تعالی نے ہی تمام ساعتوں' دنوں اورمہینوں کو پیدا فرمایا۔لیکن بعض ساعتوں کوبعض پر' اوربعض دنوں کو بعض دنوں پراور چندمہینوں کو دیگرمہینوں پرفضیلت عطافرمائی ہے۔اللہ تعالی نے فی نفسہ کسی چیز کو یا کسی لمحہ' یا کسی دن' یا کسی مہینہ کومنحوس نہیں پیدافرمایا۔قرآن مجید میں اللہ تعالی نے انسان پربلاومصیت کے نازل ہونے کے اسباب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا''تمہیں جوکوئی مصیبت (بلا) پہنچتی ہے تو وہ تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے (پہنچتی ہے)''۔قرآن مجید میں دوسرے مقام پرارشادفرمایا''اللہ تعالی کسی پرظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنے آپ پر(گناہوں میں مبتلا ہوکر) ظلم کرتے ہیں''۔

ایمان کی نعمت سے مشرف وہ خوش نصیب بھی ہیں کہ کلمہ اسلام نے انکے اندراللہ سبحانہ کی وحدانیت' اسکی ربوبیت اوراسکے حاکم مطلق ہونے کا عقیدہ راسخ کردیا ہے۔اس کلمہ کا زبان سے اقرار اوردل کی گہرائیوں سے اس کی تصدیق کے بعدوہ کسی اورمیں نفع ونقصان کی طاقت کو ہرگزتسلیم نہیں کرتے' قرآن پاک کے اس ارشاد پروہ کامل یقین رکھتے ہیں''اوراگراللہ تم کوکوئی تکلیف پہونچائے اورمصیبت میں مبتلاء کردے تو بجزاس کے اسکوردکرنے والا اورتم سے اسکے فضل کودورکرنے والاکوئی نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پرچاہے نچھاورکردے اوروہ بڑی مغفرت اوربڑی رحمت والا ہے۔(سورہ یونس)

اللہ کے نبی سیدنا محمدرسول اللہ ﷺ کی کئی ایک جامع دعائیں ہیں جوایمان والوں کے حرزجان ہیں جوعبدیت وبندگی کے پاکیزہ جذبات اوراسکی عظمت وقدرت کے اعتراف واظہار سے لبریز ہیں ان میں سے ایک دعاء کے کلمات یہ ہیں ''ماشاءاللہ کان ومالم یشاءلم یکن'' اللہ سبحانہ جوچاہے وہی ہوتا ہے اورجونہ چاہے نہیں ہوتا۔ان جیسے کمال ایمان سے متصف اللہ کے نیک بندے ہرآن اللہ کے حضوررجوع رہتے ہیں' حوادث وآلام' ضرر ونقصان ہرحال میں اسی سے لولگائے رہتے ہیں۔

حق کے سوا کسی اورکی طرف انکی نظراٹھنے نہیں پاتی' اللہ پرتوکل واعتماد ان کو راہ حق سے بھٹکنے نہیں دیتا' نعمتوں پرشکرگزاری' مصیبت وپریشانی میں صبرو بندگی انکی زندگی کی پہچان ہوتی ہے۔البتہ وہ مسلمان جومومن ومسلم ہونے کے باوجود کتاب وسنت سے دوری،علم صحیح وتربیت اسلامی سے محرومی کی وجہ سے جاہلانہ اوہام وخرافات کا شکار ہیں ماہ صفر کے حوالے سے جن جاہلانہ تصورات واعمال اورفرسودہ افکارواعتقادات وتوہمات کے اسیر ہیں ان کیلئے قرآن کا پیغام یہ ہے۔'

'اے ایمان والواسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤاورشیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔(سورۃ البقرہ)

اگرہم آج بھی جاہلانہ رسم ورواج پرعمل پیرا ہواورمشرکین عرب کے عقیدہ پرچلتے ہوئے ماہ صفرکومنحوس سمجھ کراس ماہ میں کوئی اچھا کام نہ کرے اوراپنے ایمان کے کامل ہونے کا عملی ثبوت نہ دے تواللہ تعالی قرآن مجید میں ناقص ایمان والوں کیلئے سخت وعید بیان فرمائی ہے۔چنانچہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشادفرمایا''اورجوکوئی ایمان کا انکارکرے(اپنے ایمان میں نقص پیدا کرے) تواس کے تمام اعمال ضائع ہوجائیں گے اوروہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا''۔تمام چھوٹے بڑے اعمال کی قبولیت کا دارومدار ایمان کی سلامتی پرموقوف ہے اگرہمارا ایمان سلامت ہے تو تمام اعمال قبول ہوں گے اوراگرہمارے ایمان میں کمی یا ایمان کمزور ہوگا تو تمام اعمال رائیگاں ہوں گے۔حضور نبی کریم ﷺ نے اس ضمن میں ارشادفرمایا''جس کسی کے دل میں رائی کے دانے کے برابربھی ایمان ہوتواللہ تعالی اس کواس کے گناہوں کی سزادے کراسے جنت میں ضرورداخل فرمائے گا۔

موجودہ مسلم معاشرہ اگراس آیت پاک کوسرمہ بصیرت بنالے تو پھرسماج سے فرسودہ رواجات، بدعات وخرافات دورہوسکتے ہیں اورجاہلانہ افکار کی اسیری سے وہ رہائی پاسکتے ہیں۔ایمان والوں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی اعتقادات واعمال کا عملی پیکر بنیں، اور فرسودہ رسوم وررواجات، بیجااوہام وخرفات، خلاف اسلام عادات وبدعات کے شکنجہ میں جکڑی ہوئی انسانیت کوعملی پاکیزہ اسلامی فطری راہ دکھا کر اس سے اس کو رہائی دلائیں۔ہم تمام مسلمانوں کوچاہئے کہ ہم اپنے ایمان کو پختہ اورکامل کرتے ہوئے' اللہ کے حکم "اُدۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً" (اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ) پرعمل پیرا ہوتے ہوئے بدشگونی اوربدفالی کے جاہلانہ عمل کوچھوڑکرعزم ویقین، نیک نیتی اور خلوص وللّٰہیت سے ہروہ عمل ماہِ صفر میں کریں جوآپ شبانہ روز اورماہ وسال کے دوران کرتے ہیں شادی بیاہ،خوشی ناخوشی،صحت وبیماری،مرض وتندرستی اوراسلامی اورشرعی احکام کے پاس ولحاظ کے ساتھ سیروسیاحت کریں اورشوق سے کریں اورقرآنی حکم کے مطابق دنیا کے ہرمنظرکودیکھیں آپ کے دیدہ عبرت نگاہ کوسامانِ عبرت اورزادِبصیرت حاصل ہوجائے گا اوردنیا میں کفروشرک میں مبتلاءاقوام،شہوت اورہواپرستی میں ملوث ملتیں اورظالم اورجابرحکمران کا عبرت خیزانجام اوران کے ہلاک شدہ مقامات، کھنڈرات اورنشانات دیکھنے سے اللہ رب العزت پرایمان ویقین اورمضبوط ہوجائے گا اورہرہرقدم پرآپ کوایمان کی حلاوتیں اورسعادتیں نصیب ہونگی۔اورآپ کا ایمان کامل ہوجائے گا۔

اللہ تعالی تمام امت مسلمہ کوتمام جاہلانہ رسم ورواج اورتوہمات واعتقادات سے بچنے' زندگی کے ہرشعبہ میں اورہرقدم پراس کے احکامات پرعمل کرنے' قرآن مجید کوپڑھنے 'سمجھنے اوراس پرعمل کرنے' اس کومضبوطی کے ساتھ تھامنے اورحضور نبی کریم ﷺ کے سنن مبارک پرعمل کرنے' کی توفیق عطافرمائے۔آمین

ماہ وسال،صبح وشام اوردن ورات کے آٹھوں پہر اللہ کی مخلوقات میں سے ہیں۔سارا زمانہ حرمت اور برکت والا ہے،اورتمام مہینوں کی طرح صفرکا مہینہ بھی ان اہم مہینوں میں سے ایک ہے جس میں عہدِ نبوت،زمانہ رسالت اور دورخلافت راشدہ کے بے شمارغزوات ،سریات اورفتوحات واقع ہوئیں،بے شمارملکوں میں اسلام کا جھنڈا لہرایا گیا،لا تعدادلوگوں نے اسلام قبول کیا،اوردنیا و آخرت کی سعادتوں سے مالا مال ہوئے۔

Edited, Printed, Published & Owned by : Syed Shah Obaidullah Qadri, Managing Editor: S.M.Ibrahim Qadri, Sub-Editor: Syed Baquar
Print at: Aijaz Printing Press S.No. 22-8-81, Chatta Bazar, Hyderabad. Published from:Office Shujiya Times D.No.22-5-918/15/A, Charminar Hyderabad-2. PH:66171244,Tel/Fax:24515253, Email:shujaiyatimes@yahoo.com, Facebook:Shujaiyatimes.HYD Website: www.shujaiya.com